Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ ر دسمبر۔ صاحبزادہ میرزا رفیق احمد صاحب ۱۲ دنوں سے بیمار ہیں۔ ۱۲ دن سے بخار بالکل نہیں ٹوٹا۔ ٹائیفائڈ ہے کل شام ۱۰۵ تھا۔ احباب صاحبزادہ صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۱۹ ر دسمبر مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت آج شام سے ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے خراب ہے دل میں بھی گھبراہٹ ہے۔ احباب نواب صاحب موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

اتباع و عشق رویت از رہ تحقیق چیست
کیمیائے ہر دلے اکسیر ہر جان فگار
دل اگر خوں نیست از ہجرت چہ چیز آید کسے
ور نثارِ تو نگردد جاں کجا آید بہ کار

ترجمہ:- تحقیقات کے بعد یہ بات پختہ ثابت ہو گئی ہے کہ تیری اتباع اور تیرا عشق ہر ایک دل کے لئے کیمیا ہے۔ اور ہر ایک کچلی ہوئی جان کے لئے اکسیر ہے۔ جو دل تیرا عاشق نہ ہو وہ کس کام کا ہے۔ اور جو جان تجھ پر نثار نہ ہو وہ کس کام کی۔

(آئینہ کمالات اسلام)

پنجاب میں تیئیس لاکھ چون ہزار ایکڑ زمین تھور، سیم اور دریا بردگی کی وجہ سے ناکارہ ہو چکی ہے

تھور کی وجہ سے ہر سال تقریباً چالیس ہزار ایکڑ زمین بیکار ہو جاتی ہے۔ پنجاب اسمبلی میں وزیر مال چوہدری محمد حسین چٹھہ کا انکشاف

لاہور ۱۹ دسمبر۔ پنجاب میں تیئیس لاکھ چون ہزار ایکڑ زمین تھور، سیم اور دریا بردگی کی وجہ سے خراب ہو چکی ہے۔ اس امر کا انکشاف آج شام پنجاب اسمبلی میں وزیر مال چوہدری محمد حسین چٹھہ نے کیا آپ نے کہا کہ تقریباً چالیس ہزار ایکڑ زمین ہر سال تھور کی وجہ سے ناکارہ ہو جاتی ہے۔ ...... اس صورت حال کو روکنے کے لئے حکومت ضروری قدم اٹھا رہی ہے۔ اس غرض کے لئے صوبہ میں ٹیوب ویل لگانے اور سیم کی نالیاں کھودنے کی تدبیریں اختیار کی جا رہی ہیں۔

آپ نے یہ بھی بتایا کہ دیپال پور نہر کے ہیڈ ورکس سے جو ہندوستان میں واقع ہے۔ روزانہ چھ لاکھ پچاس ہزار پینتیس کیوسک پانی آتا ہے۔ حالانکہ تقسیم سے پہلے آٹھ لاکھ پچپن ہزار تین سو اٹھاسی کیوسک پانی آیا کرتا تھا۔ موجودہ مقدار پاکستان کے حصہ کا اناسی فیصدی ہے۔ آپ نے کہا کہ اس وجہ سے فصلوں کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔ وزیر بحالیات شیخ فضل الٰہی پراچہ نے بتایا کہ صوبہ میں ایک سو اکانوے کو اپریٹو فارمنگ سوسائٹیاں کام کر رہی ہیں۔ گیارہ ہزار آٹھ سو تریسٹھ خاندان ان سوسائٹیوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

آسٹریلیا پاکستان کو آٹھ لاکھ پمپنگ سٹ بلا قیمت مہیا کریگا

سڈنی ۱۹ ر دسمبر۔ ریڈیو آسٹریلیا کی اطلاع کے مطابق آسٹریلیا نے حکومت پاکستان کو آٹھ لاکھ پمپنگ سٹ فراہم کرنے کے لئے آسٹریلیا کی ایک فرم سے سودا کیا ہے۔ یہ پمپنگ سٹ تھل کے علاقہ میں کاشتکاری کے وسیع منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں بے حد کار آمد ثابت ہوں گے آسٹریلیا یہ سٹ پاکستان کو بلا قیمت دے گا۔ اگلے سال پاکستان کے انجینئروں کی ایک جماعت ان پمپوں کے استعمال کا طریقہ سیکھنے کے لئے آسٹریلیا جائے گی۔

پاکستان اگلے سال آسٹریلیا سے دس لاکھ ٹن کوئلہ خریدے گا

سڈنی ۱۹ ر دسمبر آسٹریلیا میں پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر یوسف ہارون نے کہا ہے کہ پاکستان نے آسٹریلیا سے جو چالیس ہزار ٹن کوئلہ خریدا ہے۔ اگر وہ قابل اطمینان ہوا۔ تو حکومت اگلے سال دس لاکھ ٹن کوئلہ خریدے گی۔ یہ بیان مسٹر یوسف ہارون نے آج سڈنی سے پاکستان روانہ ہونے سے قبل دیا پاکستان میں آکر وہ صوبہ سندھ مسلم لیگ کی نائب صدارت کا عہدہ سنبھال لے گے۔ آپ نے کہا کہ آسٹریلیا اور پاکستان کی باہمی تجارت میں اضافہ کرنے کے لئے آسٹریلیا کو اپنی درآمد شدہ چیزوں کی قیمتیں گھٹانی ضروری ہے آپ نے یہ بھی کہا کہ اگر آسٹریلیا پاکستان کو کوئلہ بھیجتا رہے۔ اور پاکستان سے پٹ سن اور روئی منگواتا رہے تو دونوں ممالک کی تجارت کا توازن قائم ہو جائے گا۔

نئی دہلی ۱۹ ر دسمبر حکومت ہندوستان نے آندھرا کا علیحدہ صوبہ بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ نگر اس میں مدراس شہر شامل نہیں ہوگا

جمشید پور میں کرکٹ میچ

جمشید پور ۱۹ ر دسمبر آج جمشید پور میں پاکستانی ٹیم اور ایسٹ زون کی ٹیم کے درمیان سہ روزہ کرکٹ میچ شروع ہوا۔ پاکستانی ٹیم نے اپنی پہلی اننگ میں تین سو پینتالیس رن بنائے اور اس کے سات کھلاڑی آؤٹ ہوئے۔ امتیاز احمد نظر نے سنچریاں بنائی۔

حکومت فرانس کی طرف سے تیونس کے بے کو آخری موقعہ

پیرس ۱۹ ر دسمبر۔ فرانسیسی کابینہ نے بے آف تیونس کو آخری موقعہ دیا ہے کہ قبل اس کے کہ حکومت فرانس صورت حال پر قابو پانے کے لئے مناسب تدبیریں اختیار کرے۔ وہ تیونس میں مجوزہ فرانسیسی اصلاحات نافذ کرنے کے بارے میں حکومت سے تعاون کریں۔ حکومت فرانس کے ایک ترجمان نے کل پریس کو بتایا کہ اس امر کا فیصلہ کل کابینہ کے اجلاس میں کیا گیا۔

دو مبلغین اسلام کی گولڈ کوسٹ اور نائیجیریا کو روانگی

لندن ۱۸ ر دسمبر مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مولوی عبد اللطیف صاحب اور مولوی مبارک احمد صاحب ساقی آج "اکرہ" جہاز میں بالترتیب گولڈ کوسٹ اور نائیجیریا کے لئے روانہ ہو گئے احباب کرام ان مجاہدین کی بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین کی آمد لاہور

آج مورخہ ۲۰ ر دسمبر بروز ہفتہ بوقت ۳ بجکر ۲۰ منٹ شام ہمارے محترم بھائی چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر سپین میں سات سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ربوہ سے لاہور تشریف لا رہے ہیں۔ تمام احباب ریلوے سٹیشن پر پہنچکر اپنے بھائی کا شایان شان خیر مقدم کریں۔ (سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لاہور)

مسئلہ جمع صلوٰتین بموقعہ جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ پر بعض دینی اور شرعی ضرورتوں کے پیش نظر نماز ظہر و عصر اور مغرب وعشاء جمع کی جاتی ہیں۔ بعض لوگ مسجد میں ایسے وقت پہنچتے ہیں جبکہ پہلی نماز ختم ہو چکی ہوتی ہے اور امام دوسری نماز پڑھا رہا ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر بعض لوگ نادانستہ طور پر پہلی نماز کی نیت سے شامل ہو جاتے ہیں۔ چونکہ مسئلہ معلوم نہیں ہوتا اس لئے امام کے سلام پر متردد ہوتے ہیں کہ ان کی کونسی نماز ہوئی۔ لہٰذا ذیل میں اس بارہ میں لکھا جاتا ہے تاکہ تمام جماعتیں اپنے اپنے ہاں احباب کو اس مسئلہ سے واقف کر کے لائیں۔

مسئلہ حسب ذیل ہے:-

اگر کوئی دوست مسجد میں ایسے وقت میں آئے جبکہ امام دوسری نماز پڑھا رہا ہے۔ تو اگر اسے علم ہو جائے کہ امام دوسری نماز پڑھا رہا ہے تو پہلے وہ دوست پہلی نماز پڑھ لیں اور پھر امام کے ساتھ دوسری نماز میں شامل ہوں۔ اور اگر عدم علم کی صورت میں دوسری نماز میں شامل ہو گئے ہیں اور امام کے سلام پھیرنے پر پتہ لگا ہے کہ دوسری نماز ہو رہی تھی تو جو امام کی نماز ہے وہ ان کی ہو گئی اور پہلی نماز بعد میں پڑھ لیں۔ اس مسئلہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ فیصلہ ہے اور اس کے مطابق جماعتوں کو عمل کرنا چاہیئے۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تاکیدی ارشاد

"اے لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ دینے کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔"

ناظر بیت المال ربوہ

دفتر "الفرقان" کے متعلق ضروری اعلان

ایام جلسہ سالانہ میں رسالہ الفرقان کا دفتر جناب مینیجر صاحب الفضل کے دفتر کے ساتھ ہوگا۔ میں تو امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان جا رہا ہوں۔ اخویم مولوی نظام الدین صاحب مولوی فاضل دفتر کے انچارج ہوں گے۔ احباب اپنا حساب دیکھ لیں اور چندہ ادا فرمائیں۔

ابوالعطاء جالندھری

"الفرقان" کا خاتم النبیین نمبر

مندرجہ ذیل فہرست سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ "الفرقان" کا خاتم النبیین نمبر کتنا اہم پرچہ ہے:-

(۱) حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے لئے سرزمین عرب کو کیوں ترجیح دی گئی؟ — سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم مبارک سے۔

(۲) مقام خاتمیت مقام محمدیت کا ہی دوسرا نام ہے — ایڈیٹر

(۳) اسمائے الٰہیہ اور صفات محمدیہ میں مطابقت (خاتمیت محمدیہ کی لطیف ترین تشریح) — ایڈیٹر

(۴) کتب سماویہ کی پیشگوئیوں کے رو سے خاتم النبیین کی تفسیر — "

(۵) خاتم النبیین کی تفسیر آیات قرآنی کی روشنی میں — "

(۶) ختم نبوت کے متعلق تین زاویہ ہائے نگاہ (۱) عوام غیر احمدیوں کا خیال (۲) بابیوں بہائیوں کا زعم (۳) اور جماعت احمدیہ کا عقیدہ — "

(۷) شیعہ کتب وعقائد کے رو سے خاتم النبیین کی تفسیر — "

(۸) خاتمیت محمدیہ کے متعلق جماعت احمدیہ کا عقیدہ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تیس تحریرات) — مرتبہ ابوالعطاء

(۹) تحریک احمدیت کے مقابلہ میں علماء کی ناکامی — ایڈیٹر

(۱۰) خاتم النبیین ہونا سب سے بڑا معجزہ اور حقیقت ثابتہ ہے — سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(۱۱) میرا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں — حضرت امام جماعت احمدیہ کا حلفیہ اعلان

(۱۲) انقطاع نبوت کی تائید میں پیش ہونے والی روایات کی حقیقت — جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم پلیڈر امیر جماعت احمدیہ گجرات

(۱۳) جماعت احمدیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کامل طور پر خاتم النبیین مانتی ہے — جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری پروفیسر جامعہ احمدیہ

(۱۴) حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سراجاً منیراً ہیں — حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الکبیر حیدر آباد دکن

(۱۵) ختم نبوت کی حقیقت (آیات قرآنیہ۔ لغت مولانا رومؒ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے اقوال کی روشنی میں) — جناب چودھری احمد الدین صاحب پلیڈر گجرات

(۱۶) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کی حقیقت (حضورؑ کی تحریرات کے دس اقتباس) — مرتبہ حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد

(۱۷) خاتم النبیین کے معنوں کی تحقیق عربی زبان کی روشنی میں — ایڈیٹر

(۱۸) خاتمیت محمدیہ جامعیت کمالات نبوت کا بلند ترین مقام ہے — "

(۱۹) قیامت کے دن خاتمیت محمدیہ کا ظہور کیونکر ہوگا؟ — "

ان کے علاوہ متعدد دلکش نظمیں بھی شامل رسالہ ہیں۔ حجم بڑے سو صفحات ٹائیٹل آرٹ پیپر ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ پتہ:- مینیجر الفرقان احمد نگر ضلع جھنگ۔

جلسہ سالانہ میں شریک ہونیوالے احباب کی سہولت کے لئے

گاڑیوں وغیرہ کے انتظامات

جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والے مسافروں کی سہولت کے لئے حسب دستور گاڑیوں میں بوگیاں بڑھوانے کے انتظامات ہو رہے ہیں۔ نیز انشاء اللہ تعالیٰ ۲۵ر دسمبر بروز جمعرات صبح ۹ بجے ایک سپیشل ٹرین سیالکوٹ سے وزیر آباد۔ اکال گڑھ۔ حافظ آباد۔ سانگلہ اور چک جھمرہ وغیرہ ہوتی ہوئی قریباً چار بجے شام ربوہ پہنچے گی۔ جو ٹرین نارووال سے صبح چھ بجے روانہ ہو کر ۸ بج کر بیس منٹ پر سیالکوٹ پہنچتی ہے ۲۵ر دسمبر کو اس کے ساتھ بھی ایک زائد بوگی لگے گی۔ جو کہ سیالکوٹ میں کاٹ کر مذکورہ سپیشل ٹرین کے ساتھ لگا دی جائیگی۔ اسی کے علاوہ ان ایام میں جو عام گاڑیاں ربوہ آئیں گی۔ ان کے ساتھ بھی فالتو بوگیاں ہوں گی۔ جن سے دوست فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بعض مقامات سے ڈیزل کاریں بھی چلوانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ گاڑیوں کے تفصیلی اوقات انشاء اللہ بعد میں شائع کئے جائیں گے۔

تنقید و تبصرہ

کوثر کتاب

(اردو شارٹ ہینڈ) از ایس۔ یو۔ شیخ پی بی ٹی (لنڈن) پرنسپل ایس۔ سی۔ کالج لاہور

دور حاضر میں شارٹ ہینڈ یا مختصر نویسی کی اہمیت کسی سے مخفی نہیں۔ خصوصاً پاکستان کے لئے اردو مختصر نویسی پر لٹریچر کی ضرورت بیحد محسوس کی جاتی تھی تاحال اس فن کے بارہ میں اس رنگ پر کتاب نہیں لکھی گئی تھی۔ جیسا کہ مسٹر ایس۔ یو۔ شیخ پرنسپل ایس۔ سی۔ کالج لاہور نے کتاب زیر تبصرہ تالیف کی ہے۔ فاضل مصنف کی یہ تصنیف ایک وسیع تجربہ کے بعد منظر عام پر آئی ہے۔ جنہوں نے ایک ایسا ادارہ قائم کر رکھا ہے۔ جو اس فن کی ترقی میں کوشاں ہے۔ اس کالج میں مختصر نویسی کے کئی طریق رائج ہیں۔ مثلاً پٹ مین گریگ۔ سلون وغیرہ۔ کتاب زیر تبصرہ اپنے موضوع کے لحاظ سے خاص اہمیت کی حامل ہے۔ موضوع (مختصر نویسی) اگرچہ ایک ایسا فن ہے۔ جس کی باریکیوں پر ماہرین اہل فن ہی روشنی ڈال سکتے ہیں۔ تاہم اتنا کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس دقیق فن کے متعلق کتاب تالیف کرنا ایک محنتی۔ ذہین فنکار کا کام ہے۔ اور ہم مسٹر ایس۔ یو۔ شیخ کی کوشش کو لائق شکریہ خیال کرتے ہوئے طالبان علم (مختصر نویسی) سے اس کتاب کے مطالعہ اور اس سے استفادہ کی سفارش کرتے ہیں۔

(۱) کوثر کتاب قیمت پانچ روپیہ (۲) حل کوثر کتاب قیمت -/۸/۲ روپے۔

ملنے کا پتہ:- ایس۔ سی کالج کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور

ضرورت کلرک

دفتر ہذا میں ایک کلرک کی خالی اسامی کے لئے موزوں امیدواروں کی درخواستیں ۱۰ر ۱ / ۵۳ تک مطلوب ہیں۔ لیاقت گریجوایٹ۔ عمر۔ نوجوان۔ تجربہ حساب کتاب ڈرافٹنگ۔ تجارتی فرموں میں کام کے تجربہ کار کو ترجیح مل سکتی ہے۔ تنخواہ و دیگر حقوق حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوں گے۔ ابتدائی تنخواہ -/۸۰ روپے (۸۰-۴-۱۰۰ کے گریڈ میں) اور مہنگائی الاؤنس -/۱۰ (لاہور الاؤنس اس کے علاوہ ہوگا) صدر انجمن احمدیہ کے کارکن اپنے افسر کی وساطت سے درخواست دے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ اس اسامی کا استحقاق رکھتے ہوں (مینیجر)

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۵۲ء

نہروں کا پانی

پاکستانی نہروں کے پانی کا سوال بھی ان سوالوں میں سے ہے جن کا تعلق بھارت سے ہے۔ اور یہ بھی دراصل کشمیر کے سوال کا ہی ایک نہایت اہم جزو ہے پاک پنجاب کے تقریباً تمام دریاؤں کے گزار کشمیر و بھارت میں ہیں۔ اور کشمیر کے اس علاقہ میں ہیں جس پر بھارت نے غاصبانہ قبضہ کیا ہوا ہے۔ بھارت دیدہ دانستہ کئی بہانوں سے ان دریاؤں کا رُخ بدلنے کی کوشش میں معروف ہے۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے اس نے پہلے قدم کے طور پر ہریکے اور بھاکڑہ میں ہیڈ ورکس کی تعمیر کی ہے جس کے نتیجہ میں پاک پنجاب میں بہم رسانی آب میں کمی واقع ہوگئی ہے۔ اور چند گزشتہ سالوں میں ہماری زرخیز زمین اتنی پیداوار نہیں دے سکی جتنی وہ دے سکتی ہے۔

ظاہر ہے کہ اگر بھارت کو اپنی سازش میں کامیاب ہونے دیا جائے تو ہمارا صوبہ بالکل بنجر ہو کر رہ جائے گا۔ اس لئے اسمبلی میں جو کل قرارداد پاس کی گئی کہ یہ اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے۔ کہ

(۱) حکومت پاکستان کو اس نازک صورت سے آگاہ کرے۔ جو حکومت نے ہریکے اور بھاکڑہ میں ہیڈ ورکس تعمیر کر کے پیدا کر دی ہے۔

(۲) حکومت پاکستان کو مغربی پاکستان کے دریاؤں کے پانی کے تحفظ کے لئے فوری اقدامات کرنے پر مجبور کرے۔

(۳) مرکزی حکومت کو اس صوبہ کے باشندگان کی طرف سے اس امر کا یقین دلائے کہ وہ دریائے ستلج و بیاس کے پانی میں اپنے حصہ کے تحفظ کی خاطر ہر ایسی قربانی پیش کرنے کے لئے کمربستہ ہیں۔ جس کا حالات تقاضہ کرتے ہوں۔

نہایت باموقعہ ہے اور موجودہ حالات میں نہایت اہم ہے اور ہمیں امید ہے کہ مرکزی حکومت اس قرارداد کے مطابق فوری اقدام کرے گی۔ یہ ایسا اہم مسئلہ ہے کہ جس کے حل پر پاک پنجاب کی زندگی کا انحصار ہے۔ نہ صرف پاک پنجاب کی زندگی کا بلکہ سارے پاکستان کی زندگی کا اس لئے اس میں ایک لمحہ بھی توقف نہیں ہونا

اشتعال انگیزی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک حالیہ خطبہ میں ایسے لوگوں کا ذکر کیا تھا جو کروڑوں روپے احمدیت کے مقابلہ کے نام پر مسلمانوں سے بٹورنا چاہتے ہیں۔ اور ان کو طرح طرح کے سبز باغ دکھا رہے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ وہ غیر مسلم ممالک میں تبلیغ اسلام کریں گے۔

اس کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ایسے اعتقادات کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ جن سے اسلام اور سیدنا خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سخت توہین ہوتی ہے جس میں سے ایک واقعہ ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کے متعلق بعض ان کے نزدیک مستند تفسیروں میں موجود ہے۔ مگر جیسا کہ کہتے ہیں الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے میاں اختر علی "زمیندار" کے مدیر مسئول حضرت امیر المومنین کی بات کو محرف کر کے احمدیوں اور ان کے قابل احترام امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف اشتعال انگیزی کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ زمیندار مورخہ ۲۰-۱۲-۵۲ میں دوسرے صفحہ پر ایک چوکھٹہ نہایت اشتعال انگیز الفاظ میں اس غرض کے لئے شائع کیا گیا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے تو ایسے رکیک واقعات کو صریحاً غلط بیان فرمایا ہے۔ جو بعض مفسرین نے خود گھڑ کر اپنی تفسیروں میں داخل کر لئے ہوئے ہیں۔ اور زمیندار کے مدیر مسئول کی طرح کے لوگ جن کی ہر بات پر ایمان رکھتے ہیں ہم ثابت کر سکتے ہیں کہ مولوی ظفر علیخان اس سے بھی بڑھ کر واہیات افسانوں کو صحیح سمجھ کر اپنے اخبار میں پیش کرتے رہے ہیں۔ ہم صرف ایک کی طرف اشارہ کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ "ستارۂ صبح" جلد اول ملاحظہ کریں۔ ان کو اپنے والد ماجد کی قلم سے لکھا ہوا ایک قصہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کے متعلق ملے گا۔ جو تمام فریقوں کے لئے سخت توہین آمیز ہے۔

پھر اختر علی خان نے احراریوں اور مودودیوں کی جماعت کے متعلق بھی لکھا ہے کہ وہ بھی یہ اعتقاد نہیں رکھتے۔ ذیل میں ہم مودودی صاحب کی تصنیف "تفہیمات" حصہ دوم صفحہ ۳۵ سے ایک اقتباس مع حاشیہ نقل کرتے ہیں۔

یہ حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق مودودی صاحب کی تحقیقات ہے۔ اس سے اندازہ لگا لیں کہ احراریوں اور مودودیوں (ظلّی احراریوں) کے اعتقادات کیسے ہیں۔

یاد رہے ہم ایسے تمام قصوں کو من گھڑت اور انبیاء علیہم السلام کی سخت توہین سمجھتے ہیں۔ اسی طرح ہم ام المومنین حضرت زینب رضؓ کے متعلق جو قصہ مفسرین نے لکھا ہے۔ اس کو بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین تصور کرتے ہیں۔ لیکن یہ قصہ تفسیروں میں موجود ہے۔ جن کو آپ مستند مانتے ہیں جس کا مطلب یہی ہے کہ آپ ایسے قصوں پر ایمان رکھتے ہیں

اب مودودی صاحب کی تفہیمات حصہ دوم کا اقتباس ملاحظہ ہو مودودی صاحب کی یہ تصنیف عام بازار میں بک رہی ہے۔ فھو ھذا (نقل کفر کفر نہ باشد) "قرآن مجید کے بیان سے واقعہ کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ کہ سیدنا داؤد علیہ السلام نے اوریاہ (یا جو کچھ بھی اس کا نام رہا ہو) سے محض یہ خواہش ظاہر کی تھی۔ کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دینے پر مجبور ہو رہا تھا مگر قبل اسکے کہ وہ طلاق دیتا۔ قوم کے دو نیک آدمی حضرت داؤد کے پاس اچانک پہونچ گئے اور انہوں نے اس معاملہ کو ایک فرضی مقدمہ کی صورت میں ان کے سامنے پیش کیا۔ مقدمہ سنکر حضرت داؤد نے وہی فیصلہ دیا جو ایسے معاملے کا برحق فیصلہ ہو سکتا تھا۔ لیکن معاً ان کو خیال آیا۔ کہ یہ تو میرا رب میری آزمائش کر رہا ہے۔ چنانچہ فوراً انہوں نے توبہ کی۔ اور غایت درجہ کی عاجزی کے ساتھ خدا سے اپنے قصور کی بخشش چاہی

. . . .

حضرت داؤد علیہ السلام نے جو کچھ کیا تھا۔ اگرچہ وہ بنی اسرائیل کے ہاں ایک عام دستور تھا۔ اور اسی دستور سے متاثر ہو کر ان سے یہ لغزش سرزد ہوئی تھی۔ مگر چونکہ ایک بڑے آدمی کا فعل تھا۔ اس لئے فوراً شہرت پکڑ گئی۔
(تفہیمات حصہ دوم صفحہ ۳۵)

حاشیہ:۔ "اسرائیلیوں کے ہاں یہ کوئی معیوب بات نہ تھی۔ کہ کوئی شخص کسی کی بیوی کو پسند کر کے اس سے طلاق کی درخواست کرے۔ نہ درخواست کرنے والا اس میں تکلف کرتا تھا۔ اور نہ وہ شخص جس سے درخواست کی جاتی۔ اس پر بُرا مانتا تھا۔ اور یہ تو ایک عمدہ اخلاق والی بات سمجھی جاتی تھی۔ کہ کوئی شخص کسی دوست کو خوش کرنے یا اس کی تکلیف رفع کرنے کے لئے اپنی بیوی کو طلاق دے کر اس کے نکاح میں دے دے چنانچہ یہ یہودی اخلاق کا ہی اثر تھا کہ مدینہ میں بعض انصار اپنے مہاجر بھائیوں کی خاطر اپنی بیویوں کو طلاق دے کر ان سے بیاہ دینے پر آمادہ ہو گئے تھے۔"
(حاشیہ صفحہ ۳۵ تفہیمات حصہ دوم)

جماعت کے ہر فرد سے وعدہ لیا جائے

"اگر جماعت کے تمام افراد اپنے فرائض کو ادا کرتے تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ موجودہ تحریک جسے دفتر دوم کہتے ہیں۔ پانچ چھ لاکھ تک نہ پہنچ جاتی۔ لیکن بات یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد سے وعدہ نہیں لیا جاتا۔ اگر جماعت کے ہر مرد اور عورت جوان اور بوڑھے سے وعدے لئے جائیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ تحریک کے وعدے موجودہ وعدوں سے دگنے تگنے ہو جائیں۔ اور اگر ایسا ہو جائے۔ تو ہم اپنے کام کو بہت کچھ وسیع کر سکتے ہیں۔"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

اپنے غریب بھائیوں کا خیال رکھیں

جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے۔ صاحب حیثیت دوستوں سے درخواست ہے کہ اپنے غریب بھائیوں کے لئے جو ربوہ میں رہ رہے ہیں۔ اگر دوست کپڑے وغیرہ لیتے آئیں۔ تو ثواب کا موقعہ مل جائے گا۔
پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

شذرات

دشمن کا ففتھ کالم

چند روز ہوئے وزیر داخلہ پاکستان نے پاک پارلیمنٹ میں حفظ عامہ کے قانون میں چند ترامیم پیش کیں۔ جو منظور کر لی گئیں۔ گجرانوالہ کے مشہور اخبار الاعتصام نے ان ترامیم کے متعلق ذاتی نقطۂ نظر بتانے کے بعد لکھا ہے:۔

"جہاں تک ہماری ناقص معلومات ہمارا ساتھ دیتی ہیں۔ اس ملک میں کوئی بھی ایسا متنفس نہیں جو اپنی ان ناپاک کوششوں سے اس کو کسی قسم کا کوئی نقصان پہنچانا چاہتا ہو۔ اور پاکستان کو نقصان پہنچانا اس لئے بھی ناممکن ہے کہ اس پر مرکزی اور صوبائی طور پر صرف ایک پارٹی حکمران ہے اور وہ اپنی جگہ اتنی منظم اور طاقتور ہے۔ کہ اس کے مقابلے میں کسی دوسری جماعت کو سر اٹھانے کی جرأت نہیں۔" (الاعتصام ۲۸ نومبر ۵۲ء)

خدا کرے کہ الاعتصام کی رائے سو فیصدی درست ثابت ہو۔ مگر جب ہمیں صاف نظر آ رہا ہے کہ یہاں چند افراد ہی نہیں بعض ایسی پارٹیاں بھی موجود ہیں جو پہلے بھی پاکستان کے مخالف تھیں اور آج بھی مخالف ہیں۔ اور دشمن کے ففتھ کالم کے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ تو کیا یہ ہماری عقلمندی ہوگی۔ کہ ہم خود بھی مطمئن ہو کر بیٹھے رہیں۔ اور یہ بھی گوارا نہ کریں۔ کہ ملکی قوانین میں کچھ اس طرح ترمیم کی جائے۔ کہ مملکت پاکستان کے دشمنوں کو بگڑنے کا دروازہ کھلا رہے۔

ہم "اعتصام" کے ممنون ہیں کہ اس نے احرار کے اس جھوٹ کا پردہ فاش کر دیا۔ کہ احمدی پاکستان کا تختہ الٹنا چاہتے ہیں کیونکہ اعتصام کے علم میں ایسی کوئی جماعت موجود نہیں:

میلاد النبی اور الاعتصام

الاعتصام محفل میلاد النبی کے متعلق لکھتا ہے:۔

"میلاد النبی شرعی لحاظ سے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ جو کچھ اس میں بیان ہوتا ہے۔ اور جاہل لوگ میلاد کے فضائل اس قدر جوڑ جوڑ کر لاتے اور سناتے ہیں کہ انسان حیران ہو کر رہ جاتا ہے۔ بھلا سوچئے کہ آیا شریعت کسی کی موت وحیات کی سالگرہ منانے کی راہ نکالی ...

[illegible] ۶ [illegible] ۱۹۵۲ء

ہم نہ تو محفل میلاد النبی کی شرعی حیثیت کے قائل ہیں۔ اور نہ میلاد کے متعلق خودساختہ روایات پر ایمان رکھتے ہیں۔ تاہم یہ ضرور چاہتے ہیں۔ کہ سال میں کم از کم ایک دن تو ضرور ایسا ہو جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اخلاق اور سیرت پر بڑی شرح وبسط سے روشنی ڈالی جائے حضرت امام جماعت نے اسی غرض کے لئے سیرۃ النبیؐ کی تحریک اٹھائی تھی۔ اور جماعت احمدیہ متواتر کئی سال سے دنیا کے طول وعرض میں سیرت النبیؐ کے جلسے منعقد کروا رہی ہے ان جلسوں میں خاص جدت یہ اختیار کی جاتی ہے کہ اکثر غیر مسلم لیکچراروں کو اس میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ اور ان سے لیکچر کروائے جاتے ہیں مسلمان اگر میلاد شریف کی محفلوں کو سیرت النبی کے رنگ میں ڈھال لیں۔ **اور اس کی تاریخ ہر سال بدلا کرے۔** تو اس سے نہ صرف غیر مسلموں تک رسول اکرمؐ کا پیغام بآسانی پہونچ سکتا ہے۔ بلکہ اس رو کا رخ بھی بآسانی تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ جسے اسلام کے متعصب دشمنوں نے اسلام کے خلاف چلا رکھا ہے۔

ایک حیرت انگیز چیلنج

رسالہ انوار الاسلام (نومبر ۱۹۵۲ء) نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ پیشگوئی کے باوجود آپ کے مرید مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی طاعون سے فوت ہو گئے (صفحہ ۲۱)

مسیح موعودؑ کے زمانہ میں طاعون کا آنا قرآن حدیث اور کتب سابقہ کے عین مطابق ہے (نمل ع ۱۶ بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۱ لوقا ۲۱/۱۱) اور اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت بے حد روشن ہو جاتی ہے۔ لیکن اس موقعہ پر خدا کا ایک اور نشان یہ ظاہر ہوا کہ اس نے خبر دی کہ حضرت اقدس کی چار دیواری میں رہنے والا کوئی شخص ہلاک نہ ہوگا۔ چنانچہ عجیب بات ہے کہ طاعون اگرچہ قادیان میں بھی آئی۔ مگر آپ کے گھر میں ایک چوہا بھی نہ مرا۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کے متعلق انوار الاسلام کا اعتراض بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ حضرت مولوی صاحب کاربنکل یعنی سرطان کی مرض سے فوت ہوئے تھے۔ طاعون سے نہیں۔ معلوم ہوتا ہے انوار الاسلام کا مضمون نگار سرطان کا طاعون دیکھ کر بہک گیا۔ خدا تعالےٰ اس جہالت سے بچائے۔

[illegible]

کی اہمیت میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ طاعون کی شدت کے زمانہ میں حضور نے الدار کی حفاظت کی پیشگوئی کے علاوہ اپنے مخالفین کو یہ حیرت انگیز چیلنج بھی کیا کہ:۔

"ہر ایک مخالف خواہ وہ امروہہ میں رہتا ہے اور خواہ امرتسر میں اور خواہ دلی میں اور خواہ کلکتہ میں اور خواہ لاہور میں اور خواہ گولڑہ میں اور خواہ بٹالہ میں اگر وہ قسم کھا کر کہے گا۔ کہ اس کا فلاں مقام طاعون سے پاک رہے گا۔ **تو ضرور وہ مقام طاعون میں گرفتار کیا جائے گا۔ کیونکہ اس نے خدا تعالےٰ کے رسول کی گستاخی کی"** (دافع البلاء)

اس آواز کا بلند ہونا ہی تھا کہ تمام مخالفین اسلام واحمدیت پر موت طاری ہو گئی۔ زبانیں بند ہو گئیں۔ اور ہاتھوں سے اس کا جواب دینے کی طاقت ہی سلب ہو گئی۔ **اور دنیا پر کھل گیا کہ باطل کے پرستار کون ہیں۔ اور حق کے علمبردار کون؟**

افسوسناک مشاغل

اخبار در نجف نے ۲۳ نومبر ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں کسی صاحب کا یہ سوال درج کیا ہے کہ:۔

"ایک محفل میں کتاب وسنت کا تذکرہ تھا کہ اتنے میں ایک چوہا نکلا۔ اور غائب ہو گیا۔ اب گفتگو کا رخ بدلا کہ سنت رسول میں چوہے کا کیا حکم ہے۔ اس کا جواب کسی سے بن نہ آیا۔ حالانکہ مولوی صاحبان بھی بیٹھے تھے۔"

اس ایک مثال سے بخوبی اندازہ لگ سکتا ہے کہ ہماری علمی بحثوں کا رنگ کیا ہوتا ہے۔ اور ہم اپنے ضروری ملکی اور قومی مسائل سے ہٹ کر کس طرح حقیر اور مضحکہ خیز باتوں پر الجھنا شروع کر دیتے ہیں اب جبکہ ہم پوری طرح آزاد ہیں۔ ہمیں وقت کی قیمت کا عملاً احساس کرنا چاہیئے۔ اور اس قسم کے افسوسناک مشاغل سے دستکش ہو کے اپنی دماغی اور ذہنی قوتوں کو مذہب قوم اور ملک کی خدمت کے لئے وقف کر دینا چاہیئے۔

باقی مولوی صاحبان جو خاموش رہے۔ تو اس کی یہ وجہ تھی کہ **احراری مولوی چوہوں کی طرح اسلام کی بنیاد کھوکھلی کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ چوہے کے متعلق سرور کائنات کا حکم بتا کر اپنے آپ کے دشمن کس طرح ہو سکتے تھے**

ایک تیر نے دو کو مجروح کیا

ادارہ طلوع اسلام (کراچی) نے چودھری غلام احمد صاحب پرویز کا ایک مقالہ "ختم نبوت" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ مقالہ نویس نے دعوے کیا ہے کہ:۔

"وہ مسئلہ جو پچاس برس سے مولوی صاحبان سے حل نہ ہو سکا۔ اسے خالص قرآن کی روشنی میں اقبال اور ترجمان اقبال نے چند منٹوں میں حل کر دیا ہے۔"

یہ حل کیا ہے؟ پرویز صاحب فرماتے ہیں کہ انسان پہلے بچہ تھا۔ اس لئے اسے نبوت کے سہارا کی ضرورت تھی۔ مگر اب چونکہ جوان ہو گیا ہے۔ اس لئے وہ کسی نبی کا محتاج نہیں۔ لہٰذا تسلسل نبوت کا سوال ہی باطل ہے۔

پرویز صاحب کے اس عجیب وغریب نظریہ کا جواب ہم مودودی صاحب کے قلم سے پیش کرتے ہیں:۔

"دیدہ روزگار نے ہر زمانے میں عقیدہ اخلاق کی انتہائی بلندی اور انتہائی پستی کے مناظر کا مشاہدہ کیا ہے۔ اس لئے ختم نبوت کے حق میں یہ دلیل سرے سے غلط ہے۔ پھر اس سے جو نتیجہ نکلتا ہے۔ وہ قادیانیت کے ساتھ ساتھ خود اسلام کی جڑ کاٹ دیتا ہے۔ اگر ہم یہ مان لیں کہ پہلے انبیاء کی ضرورت اس لئے تھی۔ کہ انسان بچہ تھا۔ اور اب ان کی ضرورت اس لئے نہیں رہی کہ اب انسان کو سرے سے ہدایت بذریعہ نبوت کی حاجت ہی نہیں رہی۔ یہ ایک ایسا تیر ہے، جس نے بیک وقت قادیانیت اور اسلام دونوں کو مجروح کیا ہے۔"
(ترجمان القرآن نومبر ۱۹۵۲ء)

کیا پرویز صاحب اپنے نظریہ پر نظر ثانی فرمائینگے؟ یا بوجہ اسکے کہ وہ جوان ہو چکے ہیں۔ قرآن اور محمد رسول اللہ صلعم کے سہارے سے بھی انکار کریں گے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور کسر صلیب

(۳)

(از مکرم مقبول احمد صاحب پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ)

در اصل اناجیل کے متعلق کوئی وثوق سے نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ الہامی کتب ہیں۔ زبان ہی کو لے لیں۔ موجودہ اناجیل کا منبع یونانی اناجیل ہیں۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان عبرانی زبان تھی نہ کہ یونانی۔ اگر یہ آپ پر ہی الہام شدہ کتب کا مجموعہ ہوتا تو چاہیئے تھا۔ کہ ان اناجیل کا ماخذ عبرانی اناجیل ہوتیں۔ مگر یہ مسلم امر ہے۔ کہ موجودہ اناجیل یونانی اناجیل سے ماخوذ کی گئی ہیں۔ پھر یہی نہیں ان میں اس قدر تناقض پایا جاتا ہے۔ کہ یہ الہامی قرار نہیں دی جا سکتیں۔ پھر ان میں کمی و بیشی ہوتی رہتی ہے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ان اناجیل میں انسانی ہاتھ کا دخل ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بطلِ اسلام کی حیثیت سے اسلام اور اسکی تعلیم کی برتری اور فوقیت ثابت کرتے ہیں۔ اور عیسائیت کی تعلیم کا اسلامی تعلیم سے موازنہ کرتے ہوئے عیسائیت کی تعلیم کے ادنیٰ ہونے کو پایۂ ثبوت تک پہنچاتے ہیں۔ چنانچہ آپ کشتی نوح میں فرماتے ہیں:

"قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا۔ کہ صرف بدنظری اور شہوت کے خیال سے نامحرم عورتوں کو مت دیکھو اور بجز اس کے دیکھنا حلال ہے۔ بلکہ وہ کہتا ہے۔ کہ ہرگز نہ دیکھ نہ بدنظری سے اور نہ نیک نظری سے کہ یہ سب تمہارے لئے ٹھوکر کی جگہ ہے۔ ...... قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا۔ کہ اتنی شراب مت پیو کہ مست ہو جاؤ۔ بلکہ وہ کہتا ہے۔ کہ ہرگز مت پی ورنہ تجھے خدا کی راہ نہیں ملیگی ...... قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا۔ کہ اپنے بھائی پر بے سبب غصہ مت ہو۔ بلکہ وہ کہتا ہے۔ کہ نہ صرف اپنے ہی غصہ کو تھام بلکہ تواصوا بالمرحمہ پر عمل کر۔ ...... اور قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا۔ کہ بجز زنا کے اپنی بیوی کی ہر ایک ناپاکی پر صبر کرو۔ اور طلاق مت دو۔ بلکہ وہ کہتا ہے۔ الطیبات للطیبین ...... اور قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا۔ کہ ہرگز قسم نہ کھا۔ بلکہ بیہودہ قسموں سے تمہیں روکتا ہے کیونکہ بعض صورتوں میں قسم فیصلہ کے لئے ایک ذریعہ ہے۔ ...... قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا۔ کہ ہر ایک جگہ ظالم کا مقابلہ نہ کرنا۔ بلکہ وہ کہتا ہے۔ جزاءُ سیئۃٍ سیئۃٌ مثلھا فمن عفی و اصلح فاجرہ علی اللّٰہ۔"

پس اس موازنہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ انجیلی تعلیم میں زیادہ تر نرمی کا پہلو اختیار کیا گیا ہے۔ جبکہ تورات کی تعلیم میں سختی کا پہلو تھا اور در اصل اپنے وقت کے لحاظ سے یہ تعلیمیں مناسب تھیں۔ مگر حقیقی اور اصلی تعلیمیں نہ تھیں۔ اور غیر مکمل تھیں۔ اور ایسی نہ تھیں۔ کہ تمام زمانوں کے لئے ہوں۔ اور قابل ترک نہ ہوں۔ کیونکہ وہ وقتی اور خاص قوموں کے لئے تھیں۔ مگر قرآن مجید کی تعلیم تمام وقتوں اور تمام اقوام کے لئے تھی۔ اسی لئے نہ وہ افراط کی طرف گئی۔ اور نہ تفریط کی طرف۔ بلکہ وسطی تعلیم تھی۔ جو موقعہ اور محل اور وقت شناسی کی تلقین کرتی ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف عیسائیت کے ان مخصوص عقائد کا ابطال فرمایا۔ اور اناجیل کے غیر الہامی اور ان کی تعلیم کا ادنیٰ ہونا ثابت کیا۔ بلکہ مسیح کی آمد ثانی کے بارے میں جو غلط امیدیں عیسائی لگائے ہوئے تھے۔ ان کی بھی اصلاح کی۔ اور حقیقت کا انکشاف فرمایا۔ اور بتلایا کہ یسوع مسیح نے اپنی آمد اول کے موقعہ پر یہود کے اس عقیدہ کی کہ ایلیا آسمان سے اتریگا۔ تاویل کی اور فیصلہ دیا۔ کہ ایلیاہ جس کے آنے کا ذکر ملاکی ۴/۵ میں ہے۔ در اصل اس سے مراد یہ نہیں تھا۔ کہ وہ اسی جسم میں دوبارہ آئے گا۔ بلکہ اس کے مثیل اور اس کی صفات سے متصف ایک اور وجود نے آنا تھا۔ اور یہ کہ وہ وجود یوحنا ہے۔ جس کی ذات میں وہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔ چنانچہ (متی ۱۷/۱۲) میں لکھا ہے "لیکن میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ ایلیا تو آچکا اور انہوں نے اسے نہیں پہچانا بلکہ جو چاہا اس کے ساتھ کیا۔" اور اسی طرح متی ۱۱/۱۴،۱۵ میں کہا۔ کہ ایلیاہ جو آنے والا تھا۔ یہی ہے۔ جس کے سننے کے کان ہوں۔ وہ سن لے۔"

اور اسکی تاویل کر کے پھر عہد قدیم کی پیشگوئیاں جو آپ کے بارہ میں تھیں۔ اپنے اوپر چسپاں کیں۔ کیونکہ آپ کی آمد ایلیاہ کی آمد کے ساتھ مشروط تھی۔ بعینہٖ اسی طرح آپ کا دوبارہ نزول بھی ضروری تھا۔ کہ مثیل کے ذریعہ سے ہی ہو۔ ورنہ یہودیوں کو کیسے قصوروار گردانا جا سکتا ہے۔ جبکہ ایلیاہ خود نازل نہ ہوا۔ بلکہ اس کی جگہ یوحنا نازل ہوا۔ حالانکہ ایلیاہ کی آمد کی پیشگوئی تھی۔ اور اگر لفظی طور پر ہی اس پیشگوئی نے پورا ہونا تھا۔ تو یوحنا کے نزول کو ایلیاہ کا نزول نہیں سمجھا جا سکتا تھا۔ اور یہودی قطعاً قصوروار نہیں ٹھہرائے جا سکتے۔ لیکن آپ نے ان کو قصوروار ٹھہرایا۔ اور سمجھایا۔ کہ ایلیاہ اب دوبارہ اسی جسم کے ساتھ نہیں آسکتا۔ اس کا انتظار اب ترک کر دو۔ اس کی خو بو پر یوحنا کا ظہور ہو چکا ہے۔ اور اسی لئے کہا۔ کہ جس کے کان سننے کے ہوں۔ سن لے۔ اب کیا وہی یسوع مسیح جس نے اپنی آمد اول کے وقت ایلیاہ کے نزول کی یہ تاویل کی تھی۔ اپنی آمد ثانی کے بارہ میں اسی اصول کو جھٹلا سکے گا۔ قطعاً نہیں۔ آپ اپنی آمد ثانی کی پیشگوئی کرنے میں وہی غلطی نہ دوہرا سکتے تھے۔ جس کے ارتکاب کے مجرم آپ نے یہود کو گردانا تھا۔ لامحالہ آمد ثانی سے آپ کی مراد مثیلی رنگ میں ہی آمد تھی۔ اور بعینہٖ اسی طرح یہ آمد ثانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ظہور پذیر ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت عیسیٰ کا مثیل بنا کے بھیجا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

اقول ولا اخشی فانی مثیلہ
ولو عند ھذا القول بالسیف اضرب

کہ میں بغیر ڈر کے اپنے آپ کو مثیل عیسیٰ کہتا ہوں۔ اگرچہ ایسا کہنے کی وجہ سے مجھے تلوار سے مار دیا جائے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور کاری ضرب عیسائیوں پر یہ لگائی۔ کہ خود اناجیل سے اور یسوع مسیح کے اقوال سے یہ ثابت کیا۔ کہ عیسائیوں میں ایمان رائی کے دانہ بھر بھی نہیں پایا جاتا۔ اور جب وہ اپنی ہی کتب کے معیار کے مطابق ایماندار نہیں ٹھہر سکتے۔ تو ان کو بھلا کیا حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ اسلام کو برا بھلا کہیں۔ یا عیسائیت کی طرف اوروں کو بلائیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انجیل کی اس عبارت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جس کا ذکر (متی ۱۷/۲۰) میں آتا ہے۔ فرماتے ہیں۔ "بلکہ انجیل تو عیسائیوں سے ٹھٹھا کر رہی ہے۔ کیونکہ جو عیسائی ایمانداروں کی علامتیں انجیل نے ٹھہرائی ہیں۔ کہ وہ ناقابل علاج بیماروں یعنی مادر زاد اندھوں اور مجذوموں اور لنگڑوں اور بہروں کو اچھا کریں گے۔ اور پہاڑوں کو حرکت دے دیں گے۔ اور زہر کھانے سے نہیں مرینگے۔ یہ علامتیں عیسائیوں میں نہیں پائی جاتیں۔ بلکہ حضرت عیسیٰ نے یہ بات کہہ کر کہ اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی تم میں ایمان ہو۔ تو یہ تمام کام جو میں کرتا ہوں۔ تم کروگے بلکہ مجھ سے زیادہ کروگے اس بات پر مہر لگا دی۔ کہ تمام عیسائی بے ایمان ہیں۔ اور جب بے ایمان ہوئے۔ تو ان کو یہ حق ہی نہیں پہنچتا۔ کہ کسی سے سچائی دین کے بارہ میں بحث کریں۔ جب تک پہلے اپنی ایمانداری ثابت نہ کرلیں۔" (کرامات الصادقین صفحہ ۱۳)

پس مندرجہ بالا حقائق سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بحیثیت کاسر صلیب ہونے کے اپنے فرائض کو نہایت عمدگی سے سرانجام دیا۔ اور نہ صرف عیسائی مذہب کے اسلام پر حملوں کا دفاع کیا۔ اور انہیں روکا۔ بلکہ ان پر ایسا حملہ کیا۔ اور انہی کی مقدس کتب سے ایسے قوی دلائل پیش فرمائے۔ کہ جن کی وجہ سے عیسائیت مغلوب ہو گئی۔ اور بلحاظ دلائل آپ کے سامنے اور آپ کی جماعت کے سامنے ہمیشہ کے لئے عاجز آگئی ہے۔ اور اب جبکہ آپ کی جماعت مختلف اکناف عالم میں پھیلی ہوئی ہے۔ اسی کسر صلیب کے کام کو اور انہی دلائل سے مسلح ہو کر عیسائیت کو چیلنج کر رہی ہے۔ کہ دلائل کے میدان میں آکر مقابلہ تو کرو مگر ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں ہمارے دلائل کے سامنے شکست کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا فرمان

"عام طور پر لوگ خیال کرتے ہیں کہ امانت پر زکوٰۃ نہیں حالانکہ شرعی طور پر امانت پر زکوٰۃ ہے۔"

پس جن دوستوں کا روپیہ امانت ذاتی دفتر محاسب میں یا کسی بنک میں جمع ہو۔ یا کسی شخص کے پاس بطور امانت رکھا ہوا ہو۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔ جس کا ہر سالی باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا جانا ضروری ہے۔ البتہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس میں ایک استثناء فرمایا ہے۔ کہ اگر کوئی صاحب اپنا روپیہ مرکز میں امانت غیر تابع مرضی کے طور پر جمع کرائے۔ اور وہ یہ لکھ دے۔ کہ مجھے ضرورت ہوئی تو میں ایک یا دو ماہ کا نوٹس دے کر لونگا۔ تو چونکہ انجمن اس روپے کو اپنے استعمال میں لاتی ہے۔ اس لئے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ نیز زکوٰۃ کی شرح چالیسواں حصہ ہے۔ پس ایسے احباب جن پر امانتی رقوم کی زکوٰۃ واجب ہو چکی ہے۔ وہ فوراً اپنی امانتوں کا جائزہ لے کر اس فرض سے سبکدوش ہو جائیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ اپنی سستی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آجائیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کافی دنوں سے بوجہ بخار بیمار ہیں۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد قاسم بنگالی ربوہ۔ (۲) برادرم چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب بی۔ اے ابن ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب لاہور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایل۔ ایل۔ بی کے امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور اب ایم۔ اے کا امتحان دیں گے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔ اور اسے آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ خورشید احمد (۳) بوجہ بیماری اہلیہ (صدر لجنہ پشاور) میر آنا دیان جانا ملتوی ہو گیا ہے۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ خداوند کریم اہلیہ کو صحت فرمائے۔ عبدالسمیع کپور تھلوی پشاور شہر محلہ رام پورہ۔ (۴) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس احقر خادم کو ۱۲ دسمبر ۵۲ء بروز جمعہ چوتھا فرزند عطا فرمایا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ بچے کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین و ملت بنائے خادم عبدالحق درک راولپنڈی۔ (۵) میرے اور میرے لڑکے کی تاریخیں بدل دی گئی ہیں۔ دوست باعزت بریت کے لئے دعا جاری رکھیں۔ عنایت اللہ بی۔ ایس۔ سی زراعت لائلپور۔ (۶) بندہ کو سر میں درد اور چکر آنے کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ محمد اسماعیل اختر ربوہ۔ میری ہمشیرہ عزیزہ میمونہ سخت بیمار ہے۔ احباب اسکی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالمنان طالب علم۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

وصایا:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۳۱۰۴ منکہ شریفاں بی بی زوجہ چوہدری بشیر محمد صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک 30/11-L ڈاکخانہ 11-L ای منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری منقولہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ نقد حق مہر مبلغ ۴۰۰/- روپیہ نقد پاس ۱۳۰/- چھاپئیاں قیمت تقریباً ۲۰/- روپے۔ کانٹے طلائی نصف تولہ قیمت ۵۰/- روپیہ۔ کل ۶۰۰/- روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: شریفاں بی بی موصیہ چک 30/11-L ضلع منٹگمری گواہ شد: نشان انگوٹھا بشیر محمد خاوند موصیہ مذکورہ گواہ شد: محمد علی سیکرٹری مال ...

وصیت ۱۳۰۲۸ منکہ چوہدری خیر محمد ولد چوہدری فتح دین قوم جٹ باجوہ پیشہ زمینداری عمر چالیس سال پیدائشی احمدی ساکن چک 80/11-L ڈاکخانہ 31/11-L ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ قریباً ۴ گھماؤں زمین بشراکت دو بھائی دوسرے یعنی اس میں سے تیسرا حصہ واقعہ موضع ... ڈاکخانہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ قیمت ۶۰۰/- گھماؤں کل ... پانچ گھماؤں رہن زمین قیمتی چودہ صد روپیہ بشراکت دوسرے دو بھائی یعنی اس میں سے بھی تیسرا حصہ واقع ... ڈاکخانہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ ... اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ یعنی حصہ وصیت مبلغ ... روپے ہیں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بطور حصہ وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز میری آمد بذریعہ زمینداری واقعہ چک 30/11-L میں ہے۔ جو کہ زمین میں حصہ نصف بٹائی پر ٹھیکہ پر ہے ... کرتا ہوں اس آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔ العبد: نشان انگوٹھا چوہدری خیر محمد ولد چوہدری فتح دین جٹ باجوہ چک 30/11-L ڈاکخانہ 31/11-L ضلع منٹگمری۔ گواہ شد: نشان انگوٹھا ... ولد چوہدری فتح دین برادر خیر محمد چک 30/11-L ضلع منٹگمری۔ گواہ شد: محمد علی سیکرٹری مال چک 30/11-L ڈاکخانہ 31/11-L ضلع منٹگمری۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۲۶۵۴ منکہ امۃ الرحیم صفیہ بیگم زوجہ پیر عبدالرحیم شاہ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر پچیس سال پیدائشی احمدی ساکن میلسی ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ایکہزار روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی وزن ۲ تولہ قیمت ۲۰۰/- روپے کل میزان ۱۲۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں گی۔ ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: امۃ الرحیم صفیہ بیگم زوجہ پیر عبدالرحیم بقلم خود۔ گواہ شد: پیر عبدالرحیم شاہ بقلم خود خاوند موصیہ مذکور میلسی ضلع ملتان گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا میلسی ضلع ملتان

وصیت ۱۳۱۵۱ منکہ حسین بی بی زوجہ محمد حسین صاحب قوم گل پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن مال منڈی چوہڑکانہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت قادیان محلہ دارالسعت میں ۳ مرلے زمین ہے۔ جو مجھے خاوند کی طرف سے مہر میں ملی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے پاس ... روپیہ نقد ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا حسین بی بی موصیہ: گواہ شد: بقلم خود محمد حسین خاوند موصیہ: گواہ شد: ابراہیم سیکرٹری مال منڈی چوہڑکانہ

وصیت ۱۲۰۳۳ منکہ زینت الاسلام زوجہ محمد فیروز الدین قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن لاہور چاہ میراں ڈاکخانہ اچھرہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۲۰۰۰ روپے بذمہ خاوند تھے۔ جس کے عوض میرے خاوند نے اپنے مکان رہائشی کا نصف دیکر ادا کردیا ہے۔ میرے حصہ مکان کی قیمت جو میرے خاوند نے دیا ہے مبلغ ۲۰۰۰/- دو ہزار روپیہ وصول پایا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: بقلم خود سیدہ زینت الاسلام اہلیہ ایم فیروز الدین مغلپورہ ... گواہ شد: فیروز الدین خاوند موصیہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا لاہور

وصیت ۹۷۹۴ منکہ مہتاب شاہ ولد سید رضا شاہ قوم سید بخاری پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت یکم فروری ۱۹۴۲ء ساکن کھوکلا ڈاکخانہ سبھڑی ... ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میرا ایک مکان موضع کھوکلا ڈاکخانہ سوہڑی ضلع سرگودھا میں ہے جسکی قیمت اندازاً تین صد روپیہ ہے اور اسی گاؤں میں تعدادی اراضی موازی تقریباً ۲ ایکڑ ہے۔ جسکی قیمت اندازاً تین ہزار تین صد روپیہ ہے۔ میں وقف زندگی ہوں میرا گزارہ ماہوار وظیفہ پر ہے۔ جو کہ مجھے صدر انجمن کی طرف سے مبلغ چھیالیس روپیہ ملتا ہے۔ اس تمام جائداد اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ اس جائداد کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے پر کوئی جائداد ثابت ہو تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ العبد: مہتاب شاہ بقلم خود گواہ شد: قاضی محمد حنیف ناصر موصی دیہاتی مبلغین کلاس قادیان گواہ شد: علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۲۰۵۵ منکہ سکینہ بی بی زوجہ کمال الدین قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن لاہور ... روڈ انار کلی لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حق مہر مبلغ ایکہزار پانچ صد روپیہ ہے۔ بذمہ خاوند ہے۔ اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد جو کہ خاوند کی طرف سے مبلغ بیس روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی رہوں گی اور یہ بھی کرتی ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائے گا۔ الامۃ: نشان انگوٹھا سکینہ بی بی زوجہ کمال الدین موصیہ لاج روڈ انار کلی لاہور گواہ شد: کمال الدین خاوند موصیہ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت ۹۱۴۵ منکہ عبدالعزیز ولد مستری اسمٰعیل صاحب قوم کھوکھر پیشہ کارپینٹر عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن چک چٹھہ ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۴۸ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ مکان ۵۰۰/- روپیہ ایک عدد اس کو اس کا لوہا قیمتی مزید مبلغ ۱۰۰/- روپیہ کا کل کیصد روپیہ کا ۲۵۰/- روپے۔ نقد مبلغ ۵۷۰/- روپیہ (پانچصد ستر روپیہ ہے) اس کے علاوہ میرا گزارہ ششماہی آمدنی پر ہے۔ جو مبلغ اندازاً ۲۰۰/- روپیہ ہے جو غیر معین ہے کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ العبد: مستری عبدالعزیز ولد مستری محمد اسمٰعیل ساکن چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ گواہ شد: بخت بیگم اہلیہ مستری عبدالعزیز موصی ساکن چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ: گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ بقلم خود

وصیت ۱۲۸۵۴ منکہ محمد ابراہیم ولد امام دین قوم گوجر پیشہ دوکانداری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء سکنہ ڈھیڈ چک ڈاکخانہ ادلیالپور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۳/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائداد جدی بنجر رقبہ ۸ بیگھہ ہے جسکی قیمت ایکہزار روپیہ ہے۔ نقد روپیہ ۱۸۰/- روپیہ ہے۔ کل رقم ۱۱۸۰/- روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ دوکان کی آمد پر بھی ہے۔ جو کہ اس وقت سالانہ ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی آمد سالانہ کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔ العبد: محمد ابراہیم ولد امام الدین ساکن چک ڈھیڈ ڈاکخانہ ادلیالپور ضلع شیخوپورہ محمد ابراہیم بقلم خود گواہ شد: چوہدری نواب الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ضلع شیخوپورہ

وصیت ۱۳۱۷۹ منکہ محمد شفیع ولد چوہدری کریم بخش قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن 245/E-B ڈاکخانہ ... ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے منقولہ حسب ذیل ہے مال مویشی قیمت ۴۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ اس وقت پاکستان گورنمنٹ نے جو عارضی کاشت زمین پانچ ایکڑ ہے۔ اس کی آمد سالانہ مبلغ ۴۰۰/- روپیہ ہے۔ تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور جو میری جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں ادا کروں تو وہ رقم منہا کی جائے گی۔ العبد: نشان انگوٹھا محمد شفیع ولد کریم بخش گواہ شد: غلام حسین ولد اللہ دتہ چک 245/E-B ضلع منٹگمری۔ الراقم عبدالعزیز پریذیڈنٹ جماعت گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت ۱۱۰۰۵ منکہ حاجرہ بی بی زوجہ محمد طالب خان جنجوعہ قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن تحصیل حال چنیوٹ ڈاکخانہ چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت جائداد غیر منقولہ منقولہ نہیں ہے صرف حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ سکہ پاکستان بذمہ خاوند خود مسمی محمد طالب خان جنجوعہ کنسٹیبل پولیس ۱۷ تھانہ چنیوٹ و حسب الادا منظور ہے۔ رقم متذکرہ بالا کا ۱/۱۰ حصہ یعنی مبلغ ۵۰/- روپیہ نصف جسکے ۲۵ روپیہ بنتے ہیں بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان حال وصیت کرتی ہوں۔ نیز اس کے علاوہ غیر منقولہ جائداد اور میرے پیدا ہونے کی صورت میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرونگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا مسماۃ حاجرہ بی بی موصیہ گواہ شد: محمد طالب خان جنجوعہ کنسٹیبل پولیس ۱۷ تھانہ چنیوٹ ڈسٹرکٹ جھنگ: گواہ شد: محمد اسلم خان وکیل چنیوٹ ضلع جھنگ

وصیت ۱۱۷۶۲ منکہ امۃ الحی بیگم زوجہ عبدالرحمن خان قوم افغان پیشہ تجارت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن حال جیمس آباد ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا حق مہر دین مہری میرے شوہر کے ذمہ ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ اور زیورات مالیتی ۵۰۰/- روپیہ کا اندازہ ہے۔ کل میزان ۱۰۰۰/- بنتے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو قسط وار ادا کردی جائے گی۔ بعد میں اگر میں کوئی اور جائداد حاصل کروں۔ یا زیورات بناؤں گی۔ تو اس کی اطلاع دے کر اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ادا کردوں گی۔ تفصیل زیورات سونا ۵ تولہ قیمت ۵۰۰/- روپے۔ اگر میری وفات کے وقت میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ: امۃ الحی بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد: عبدالرحمن خاوند موصیہ۔ گواہ شد: محمد عثمان امیر جماعت احمدیہ جیمس آباد۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱-۸-. مکمل خوراک گیارہ تولہ پونے چودہ روپے ۱۳-۱۲-. حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

بواسیر کا ہسپتال

پاکستان بھر میں بواسیر کے علاج کیلئے اپنی نوعیت کا واحد ہسپتال ہے جہاں سے ہزاروں مریض بواسیر کا علاج کرا چکے ہیں۔ علاج کے خواہشمند اصحاب پراسپکٹس مفت طلب کریں۔

پتہ:- مینجر بواسیر کا ہسپتال - ۴۸ برانڈرتھ روڈ چوک دالگراں لاہور

"ذیابیطس" کا تسلی بخش علاج

حیاتِ نو

کی

حیرت انگیز کامیابی دوسروں کی زبانی

نہایت ہی قلیل عرصہ میں "حیاتِ نو" ذیابیطس کے بیماروں میں جو مقبولیت حاصل کر رہی ہے۔ اس کا نمونہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔ **مولوی ابوالاشفاق صاحب** چک ۳۱۶ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور لکھتے ہیں:۔ "اللہ تعالےٰ آپ کو صحیح و سلامت رکھے اور آپ کا یہ فیض ہمیشہ کیلئے جاری رہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جب سے آپ کی دوائی "حیاتِ نو" کھا رہا ہوں اعصاب شکنی نہیں ہوئی۔ قویٰ میں چستی و چالاکی پیدا ہوئی ہے۔ دل ہشاش بشاش رہتا ہے۔ میں نے ابھی تک پیشاب ٹیسٹ نہیں کرایا اور نہ ضرورت محسوس ہوئی۔ جب طبیعت میں فرحت و مسرت معلوم ہوتی ہے تو پھر پیشاب کا کیا معائنہ کراؤں۔ انشاء اللہ امید قوی ہے کہ صحت یاب ہو جاؤں گا۔ دل چاہتا ہے کہ آپ جیسے نفع انفاس، حلیم الطبع فیض رسان خادم خلق کی جتنی خدمت کی جائے بہت ہی تھوڑی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کا یہ فیض ہمیشہ کیلئے جاری رکھے تاکہ مریض شفایاب ہوتے رہیں۔ گو میں زمیندار نہیں ہوں نہ تاجر نہیں ہوں۔ صرف ایک مبلغ ہوں مگر آپ کا حق ادا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کروں گا۔ آپ نے مجھے قزاقوں، رہزنوں اور مکاروں سے بچایا ہے ...."

ذیابیطس کے بیمار کو چاہیئے کہ وہ فوراً "**حیاتِ نو**" کا استعمال کر کے اس کو ضرور آزمائیے۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کیلئے "حیاتِ نو" ہی میں شفاء مقدر کی ہو۔ یہ دوا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی مل سکے گی۔ قیمت مکمل کورس ۸۰ خوراک /۲۰ روپے

دواخانہ "ھو الشافی" سٹی روڈ سیالکوٹ شہر

ربوہ بلدۃ امیر المومنین کا بہترین تحفہ

جیسے

"کلام پاک رحماں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے، گر لعل بدخشاں ہے"

اسی طرح اس کلام کی تعلیم کیلئے قاعدہ یسرنا القرآن سے بہتر قاعدہ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں ایجاد نہیں ہوا۔ پانچ روپے کے دس۔ چھوٹے پانچ روپے کے پچیس ۲۵۔ حمائل شریف ساڑھے چار روپیہ تین کیلئے ڈیڑھ روپیہ رعایت

دفتر یسرنا القرآن ربوہ

مولوی فاضل عربی استاد پندرہ ۱۵ روپیہ ماہوار پر

آپ لاکھ کوشش کریں کوئی عربی دان استاد پندرہ روپیہ ماہوار لے کر آپ کو قرآن پاک کا ترجمہ اور عربی زبان کی بول چال نہیں سکھلا سکتا۔ اس کے لئے کئی سال درکار ہیں لیکن ہماری شائع کردہ پانچ کتابوں کے ذریعہ آپ گھر بیٹھے بٹھائے بلا مدد استاد سارے قرآن پاک کا ترجمہ اور عربی زبان سیکھ سکتے ہیں۔ اور پانچ کتابیں آپ کو بیسل سال تک کام آتی رہیں گی۔ اس سے زیادہ سستا سودا اور کیا ہوگا؟

حکیم محمد عبداللطیف شاہد تاجر کتب ربوہ شریف

قبر کے عذاب سے بچنے کا علاج

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

اکسیر نزلہ

پرانے نزلہ کا بہترین علاج

قیمت ۶۰ گولیاں -/۸/۱ روپیہ

تریاق سل

چند خوراک سے بیماری کا اثر ٹوٹ جاتا ہے۔ بہت سے بیمار اس موذی بیماری سے صحت یاب ہو چکے ہیں۔

قیمت مکمل کورس -/۱۲/۵ روپے

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

سونے کی گولیاں:- ایک ماہ کا کورس چودہ ۱۴ روپے
زود جام عشق: ایک ماہ کا کورس چودہ روپے
لبوب کبیر: نصف پاؤ گیارہ روپے
طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۸۹ لاہور

اعلان بہنوں کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے وقت اپنے ساتھ ایک رکابی اور ایک گلاس ساتھ لے کر آئیں۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

تریاق — حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں

فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے

سرمہ مبارک — آنکھ کے جملہ امراض کا علاج

فی شیشی ۲/۸ روپے

دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

جلسہ سالانہ پر خرید کتب کیلئے مکتبہ تحریک ربوہ میں تشریف لائیے

دستور پاکستان کی بنیاد اصول اسلام پر ہوگی

(مولوی غلام غوث صاحب)

دستور پاکستان کے متعلق آج کل اخباروں میں جو تحریریں شائع ہو رہی ہیں۔ اور بعض جماعتوں کے کارکن جس رنگ میں اظہار خیالات کر رہے ہیں۔ اس میں ایک بات مجھے اکثر ناگوار گزرتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ "دستور اسلامی" کے علمبردار پاکستان کے موجودہ ارباب اقتدار کے متعلق یہ فرض کئے ہوئے ہیں۔ کہ گویا وہ مسلمان نہیں ہیں۔ اور ان کے دل میں دین کا احترام اور مسلمانوں کا درد بالکل موجود نہیں ہے۔ میرے نزدیک یہ شدید بے انصافی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ بے انصافی کو سخت ناپسند کرتا ہے۔ خواجہ ناظم الدین مولوی تمیز الدین۔ سردار عبدالرب نشتر۔ چوہدری ظفر اللہ خان۔ مشتاق احمد گورمانی اور دوسرے حضرات کے متعلق یہ فرض کر لینا ظلم ہے۔ کہ وہ اسلام کے چھپے دشمن ہیں۔ اور فرنگیوں کے زیر اثر دین کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ نعوذ باللہ۔ حالانکہ ان حضرات میں اکثریت نہایت نیک۔ پرہیزگار پابند صوم و صلوٰۃ اور محب وطن مسلمان ہیں۔ اور شب و روز اپنی طاقت و استطاعت کے مطابق ملت کی ترقی و تعالی کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ان کی کسی پالیسی سے کسی کو اختلاف ہو سکتا ہو لیکن ان کا مخلص مسلمان ہونا تو ہر منصف مزاج کے نزدیک مسلم ہے۔ لیکن جماعت اسلامی کے کارپردازوں کا کا رویہ صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ صحت عقائد و صحت اعمال کے اعتبار سے اپنے سوا کسی کو مسلمان نہیں سمجھتے حالانکہ دلوں کا حال اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں کون کہہ سکتا ہے کہ خدمت ملت کا مخلصانہ جذبہ مولانا مودودی کے دل میں زیادہ ہے یا خواجہ ناظم الدین کے دل میں۔ اس لئے کسی مسلمان فرد یا جماعت کی نیت کے متعلق فیصلہ کرنے سے پہلے ہزار دفعہ تامل کرنا چاہیئے۔ اور اللہ سے ہر حال میں ڈرنا چاہیئے۔

پاکستان کا دستور اسلامی ہونا چاہیئے۔ اس پر فریقین متفق ہیں مسلم لیگ۔ اور اس کے رہنماؤں نے ہمیشہ یہ اعلان کیا ہے۔ کہ دستور اصول اسلامی پر مبنی ہوگا۔ اور جماعت اسلامی کا مطالبہ بھی یہی ہے۔ کہ دستور اسلامی ہو۔ دونوں کے درمیان اصول پر اتفاق اور تاویل و تفصیل میں اختلاف ہے۔ تو یہ چیز ہرگز اتنی سنگین نہیں۔ کہ اس کی بنا پر فریقین ایک دوسرے کو ایمان و اسلام سے بے بہرہ بتائیں مسلمانوں کی تاریخ سے ثابت ہے کہ جب بھی انہوں نے اختلاف تاویل کو جزو عقائد کی بنیاد بنایا۔ وہ قعر مذلت میں گر گئے۔ ان کا اتحاد تباہ ہو گیا۔ اور ان کی سلطنتیں پارہ پارہ ہو گئیں نہایت درد دل سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ رجحان اب تک موجود ہے۔ اور اب سیاسی دائرے میں اس کو جماعت اسلامی روز بروز تیز کر رہی ہے۔ مولوی کچھ پہلے بھی اہل سیاست اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں نیک نام نہ تھے۔ لیکن جماعت اسلامی کے تشدد پسند اور تنگ نظرانہ اقدامات نے مولویوں کے خلاف ایک باقاعدہ محاذ قائم کرا دیا ہے اور عام طور پر کہا جاتا ہے یہاں تک کہ ڈاکٹر محمود حسین جیسا ذمہ دار وزیر بھی کہہ اٹھا ہے۔ کہ یہ دس سے تنگ نظر لوگ مولویوں کو برسر اقتدار لانا چاہتے ہیں۔ اور ہم ان کے منصوبوں کو ہرگز کامیاب نہ ہونے دیں گے۔ حالانکہ مولوی بیچارے تو زیادہ تر دینی کاموں میں مصروف ہیں۔ انہیں سیاسی کشمکش سے کوئی تعلق نہیں صرف جماعت اسلامی ہی کے نیم مولوی یہ جنگ لڑ رہے ہیں۔ اور اپنے سیاسی مقاصد کی خاطر سب کا نام لے رہے ہیں۔

اب جس حالت میں یہ مسلم ہے۔ کہ پاکستان کا آئندہ دستور اسلام کے اصولوں پر مبنی ہوگا۔ اور خواجہ ناظم الدین اس کا اعلان بھی کر چکے ہیں ہمیں چاہیئے کہ اس کو اصول اساسی کی اشاعت کا انتظار کریں۔ اور حسن ظن سے کام لیں۔ کہ مسلمانوں کا بنایا ہوا دستور کافرانہ نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد اگر ان اصول اساسی میں سے بعض کے متعلق کسی حلقہ کو اعتراض ہو۔ تو ہنگامہ آرائی کی ضرورت نہیں بلکہ نہایت متانت اور ذمہ داری سے اپنے خیالات کا اظہار کر دینا چاہیئے۔ اور آخری فیصلہ دستور ساز اسمبلی پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے سوا کوئی اور جماعت موجود نہیں۔ جو پورے پاکستان کی نمائندگی کر سکے۔

مسلمانوں کو یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ کوئی دستور ان کی منظوری بغیر ان پر ٹھونسا نہیں جا سکتا۔ جو کچھ ہوگا۔ ان کی رائے سے ہوگا۔ دستور ساز اسمبلی کے ممبر مسلمانوں کے نمائندے ہیں۔ اور انہیں آئندہ بھی مسلمانوں ہی سے ووٹ لینا ہے۔ وہ کیونکر اپنے رائے دہندوں کے منشا کے خلاف جا سکتے ہیں۔ جب مجلس اصول اساسی کے ممبر بھی زیادہ تر مسلمان اور اسمبلی کے ارکان کا بھی یہی حال ہے۔ تو پھر اندیشہ کس بات کا ہے۔ مسلمان اسلام اور جمہوریت کے تقاضوں کے مطابق جو کچھ ضروری سمجھیں گے وہ کریں گے۔ عام مسلمانوں کو محض ارباب غرض کے نعروں سے متاثر ہو کر مضطرب نہ ہونا چاہیئے۔ انشاء اللہ پاکستان کے دستور میں اسلامی خد و خال نمایاں ہوں گے اور جمہوریت کے اعتبار سے بھی یہ دستور دنیا میں پاکستان کی ناموری اور سربلندی کا ضامن ہوگا۔

(آفاق ۱۹ دسمبر ۱۹۵۲ء)

مصر اور برطانیہ میں سمجھوتہ کے بعد ہی مشرق وسطیٰ کا دفاعی ادارہ قائم ہو سکتا ہے

لندن ۱۹ دسمبر۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اگرچہ ساتوں محرک حکومتوں کے درمیان مشرق وسطیٰ کی دفاع کی منصوبہ بندی کے ادارے کے متعلق گفت و شنید برابر جاری ہے۔ لیکن مبصرین اب یہ رائے قائم کر رہے ہیں کہ جب تک دفاع کے متعلق اینگلو مصری معاہدے کے امکانات روشن نہ ہو جائیں۔ اس سلسلے میں مزید کچھ نہیں کیا جائے گا ــــ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک جنرل نجیب اور سر رالف سٹیونسن قاہرہ میں مسئلہ دفاع پر پوری طرح بحث نہ کریں گے مزید کوئی اقدام نہیں کیا جائیگا لندن کے باخبر حلقوں کی بھی یہی رائے ہے کہ اس قدر اہم پراجیکٹ پر عملدرآمد شروع کرنے سے پہلے برطانیہ اور مصر کے باہمی تعلقات کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ اس سلسلے میں سب سے زیادہ اہمیت مصر کے اندرونی حالات کو دی جائے گی۔ (استار)

بلوچستانی ریاستوں کی یونین میں خوراک کی قلت

کوئٹہ ۱۹ دسمبر۔ تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ بلوچستانی ریاستوں کے بعض علاقوں میں خوراک کی قلت ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اہم سامان خوراک کی سمگلنگ اور بے روک ٹوک بلیک مارکٹنگ کے باعث اس علاقے میں خوراک کی قلت ہو گئی ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت نے بلوچستان سٹیٹ یونین کے لئے کافی اناج مہیا کیا تھا۔ مگر غلے کی غیر منصفانہ تقسیم کے باعث قیمتیں بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں کہا جاتا ہے کہ کاران کے ضلع مکھی کے لوگ کھجوروں پر گذارہ کر رہے ہیں۔ (استار)

سرکاری خفیہ اطلاعات کی اشاعت سنگین جرم ہے

کراچی ۱۰ دسمبر۔ سرکاری اعلان میں اس امر پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے کہ بعض اخباروں میں سرکاری خفیہ اطلاعات شائع ہو جاتی ہیں حکومت سرکاری خفیہ اطلاعات کے اخفا میں اخباروں کے تعاون کی متمنی ہے کیونکہ ایسی اطلاعات کے شائع ہو جانے سے قومی مفاد کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ سرکاری خفیہ اطلاعات کی اشاعت ایک سنگین جرم ہے۔ لہذا حکومت نے فیصلہ کر لیا ہے کہ آئندہ ان اخباروں کے خلاف مقدمے چلائے جائیں۔ جو اس سنگین جرم کے مرتکب متصور ہوں۔ حکومت کو توقع ہے کہ اخبارات حکومت کو توقع ہے کہ اخبارات حکومت کو ایسا قدم اٹھانے کا موقع نہیں دینگے

مسلم لیگ کے صدروں اور سکرٹریوں کی کانفرنس

کراچی ۱۸ دسمبر۔ اتوار کو کراچی میں پاکستان کے ڈسٹرکٹ مسلم لیگیوں کے صدروں اور سکرٹریوں کی کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس میں صوبائی وزراء اعلےٰ بھی شریک ہونگے اطلاع ملی ہے کہ کانفرنس میں پارٹی کی از سر نو تنظیم کے سوال پر بحث ہوگی۔ چوہدری صلاح الدین جنرل سکرٹری کل پاکستان مسلم لیگ اس سلسلے میں ایک تجویز پیش کریں گے۔ خواجہ ناظم الدین بھی کانفرنس میں تقریر کریں گے

مری اور کوئٹہ میں برفباری

کراچی ۱۸ دسمبر۔ مری اور کوئٹہ میں موسم کی پہلی برفباری ہوئی۔ کل رات مری اور اس کی نواحی پہاڑیوں میں موسم ابر آلود تھا۔ رات کو بارش شروع ہو گئی اور ۸ بجے صبح تک ۸ انچ برف گر چکی تھی۔ آخری خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک برفباری ہو رہی ہے۔ کوئٹہ کی اطلاع سے پتہ چلا ہے کہ کل رات وہاں شور برف پڑی وہ معمولی سی تھی۔ برفباری سے پہلے شہر اور اس کے نواحی علاقوں میں بارش ہوتی رہی تھی۔

امیر بہاولپور اور وزارت کی پہلی "ٹکر"

بغداد الجدید ۱۸ دسمبر۔ کل رات امیر بہاولپور کے باڈی گارڈوں نے توشہ خانہ کے سٹوروں اور دفتری ریکارڈوں پر بالجبر قبضہ کر لیا۔ اس سلسلے میں امیر بہاولپور کے مشیر اعلیٰ یا وزیر اعلیٰ بہاولپور سے کسی قسم کا کوئی مشورہ نہیں کیا گیا۔ حالانکہ توشہ خانہ کا معاملہ وزیر اعلےٰ سے تعلق رکھتا ہے۔ سیاسی حلقے اس واقعہ کو امیر بہاولپور اور وزارت کی پہلی ٹکر قرار دے رہے ہیں۔